المکرمۃ النبویۃ

فی

الفتاوی المصطفویۃ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہا، مفتیٔ اعظم ہند

تصنیف: حضرت علامہ مصطفٰے رضا قادری نوری علیہ الرحمہ

متوفی (۱۴۰۲ھ/1981ء)
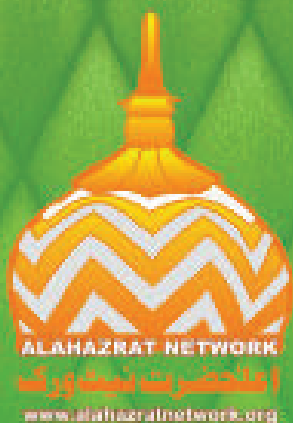
سوال ۴: پوسٹ آفس وغیرہ کافروں کے بینکوں میں اگر کوئی مسلمان روپیہ جمع کرے نفع لینے کے خیال سے یا حفاظت کے خیال سے اور ان سے جو زیادتی ملتی ہو وہ لینا جائز و حلال ہے یا نہیں؟

الجواب: وہ سود نہیں حلال وطیب ہے ہدایہ[1] وغیرہ میں فرمایا فبای طریق اخذہ المسلم اخذ مالا مباحًا واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۵: زید کا یہ کہنا کہ مال معصوم میں جو زیادتی لی جائے وہ سود ہے اور مال معصوم مسلمان کا مال ہے صحیح ہے یا غلط نیز مالِ مباح کی زیادتی کو سود نہیں بتاتا اور مال مباح کافروں کے مال کو کہتا ہے۔ آیا یہ کہنا بھی اس کا صحیح ہے یا غلط؟

الجواب: ہر کافر کا مال مباح نہیں ہر غیر مسلم کا مال غیر معصوم نہیں کافر حربی کا مال غیر معصوم و مباح ہے ذمی کا نہیں وہ اس کا اور اس کا مال حکم مسلم و مال مسلم میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۶: ہندوستان میں جتنے فرقہ کافروں کے پائے جاتے ہیں وہ کافی حربی ہیں یا کچھ اور؟

الجواب: ہندوستان کی مسلم ریاستوں کے کفار جو شرعًا صحیح طور پر ذمی ہوں ذمی ہیں باقی سب حربی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ از بدایوں مولوی محلہ مدرسہ قادریہ مرسلہ قاضی محمد امین الدین خیری ۲۸ جمادی الآخرہ ۱۳۴۳ھ

ہادی شریعت پیشوائے طریقت حامی دین وملت ماحی شرک و بدعت حضرت مولانا مفتی مصطفےٰ رضا خاں صاحب دام ظلکم بعد ہدیۂ سلام مسنون معروض اس مسئلہ کی سخت ضرورت ہے لہٰذا عرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو دوسرے مسئلوں پر مقدم کریں عین نوازش ہوگی۔

سیونگ بینک میں روپیہ رکھ کر زیادہ لینا کیسا ہے یہ زیادتی سود ہے یا نہیں؟ سیونگ بینک میں رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ روپیہ رکھنے والے یہ حیلہ کرتے ہیں کہ اگر میں سود نہ لوں تو وہ سود عیسائیوں کے گرجے میں جمع ہوتا ہے اور اس روپیہ سے اس کی تعلیم کا انتظام ہوتا ہے یہ حیلہ صحیح و درست ہے یا نہیں ہندوستان کے کافر حربی ہیں یا کہ نہیں جواب مفصل و مدلل عنایت فرمائیں تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے بینوا توجروا

الجواب۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کا خط کل دوپہر ملا کل جمعہ تھا میں نے چاہا تھا کہ بعد جمعہ فورًا جواب لکھ کر ڈاک کے وقت کے اندر ڈاک میں ڈال دوں مگر بعد جمعہ لوگ آئے اور سلسلہ ڈاک کے وقت جانے کے بعد بھی دیر تک رہا۔ ادھر بمبئی کے آئے ہوتے استفتا کا جواب نقل کر رہا تھا شب کو اور پھر صبح کو اس

---

[1] ہدایہ اخیرین صفحہ ۸۶

کی نقل سے فرصت کرکے اب دوپہر کو آپ کا جواب لکھنے بیٹھا ہوں۔ آپ کے فرمانے سے اسے سب پر مقدم کردیا یہاں تک کہ بمبئی کے جواب کا مقابلہ و تصحیح بھی موخر کردی گئی۔

ہندوستان کے کفار ضرور حربی ہیں ان کے حربی ہونے میں کیا شک ہے۔ یہاں نہ سلطان اسلام رہا نہ اس کا عہد ذمہ پھر یہاں کے کفار نے خود اپنے ہاتھوں طرح طرح اس عہد کو توڑا جو خود ہی ٹوٹ چکا تھا۔ قربانی گاؤ شعار اسلام پر کیا کچھ جھگڑے نہ اٹھائے گائے کا ذبیحہ چاہنے والے مسلمانوں کو ظلم و ستم کی کند چھری سے جب موقع پایا ذبح کیا مٹی کا تیل ڈال کر جلایا پھونکا۔ دوسرے شعار اسلام مساجد پر بھی شور و شر فتنہ و فساد برپا کیا کئے تیسرے شعار اعظم اذان پر جگہ جگہ جھگڑے بکھیڑے کئے۔ غرض طرح طرح مسلمانوں اور اسلام سے برسرپیکار ہوا کئے طرح طرح ظاہر کردیا کہ مسلمان جہاں سے آئے ہیں وہاں چلے جائیں انھیں ہندوستان میں اپنے کا کوئی حق نہیں ہندوستان ہندوؤں کا ہے نہ سلطان باقی نہ عہد ذمہ و استیمان باقی نہ کفار اپنے اس عہد پر قائم بلکہ ان کی اسلام دشمنی مسلمانوں سے گہری عداوت ہر ہر موقع پر ہر پردے بطریقہ پر ظاہر ہوچکی۔ اور وہ ہنوز مستامن وذمی والعیاذ باللہ۔ ان کے حربی ہونے میں ہرگز کوئی شبہہ نہیں ہوسکتا کسی عاقل کو ادنٰی تامل کا موقع نہیں۔[1]

مسئلہ۔ از شہر بریلی معرفت حاجی احمد بخش صاحب رضوی سوداگر یانار کلاں بریلی ۳ جمادی الاولٰی

زید نے ایک خاکروب کو کچھ روپیہ بابت خرید کرنے رس نیشکر قرض دیا جو کہ خاکروب ادا نہ کرسکا زید نے اس پر سود لگالیا اور اس کل رقم کے عوض میں زید نے اس خاکروب سے خنزیر لے لئے اور ان کو دوسرے خاکروب کی سپردگی میں دے دیے اور زید نے اس خاکروب سے باہمی یہ تصفیہ کرلیا کہ خنزیر فروخت کرکے منافع نصف ہمارا تمہارا تقسیم ہوجائے گا۔

الجواب۔ اگر اس شخص نے خاکروب کے خنزیر اپنے مطالبہ میں اس سے خرید لئے تو گناہ کیا اور وہ بیع ناجائز اس پر توبہ لازم اور اگر خریدے نہیں مستقرض کو اس نے اس پر راضی کرلیا کہ سوئر بکوا کر اپنے مطالبہ کا روپیہ لے یا وہ سوئر خود لے گیا کہ انھیں بکوا کر اپنا روپیہ لے لے اور اس نے دوسرے کافر کو بیچنے کو کہا تو یہ صورت بھی شدید کراہت سے خالی نہیں خاکروب سوئر خود بیچے یا دوسرے خاکروب کو وہ وکیل کردے اور وہ بیچے اور اس کا مطالبہ دے دے تو اس میں حرج نہیں کافر حربی سے جو زیادہ ملے وہ سود نہیں اسے سود سمجھنا غلطی ہے ھذا ما عندی والعلم بالحق عند ربی۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ۔ از امرتسر بیرون دروازہ ہاتھی متصل شفاخانہ حیوانات حاجی غلام محمد شال والا۔

[1] اصل میں اتنا ہی نقل ہے آگے صفحہ سادہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ باقی جواب نقل کرنے سے رہ گیا۔

بخدمت شریف علامۂ دوران مشعل انوار ہدایت جامع شریعت و طریقت غواص دریائے معانی حضرت مولانا دام ظلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' مزاج شریف۔ "اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام" دیکھا جس میں ہندوستان دارالحرب نہیں دارالاسلام ہے اس کے بعد میں نے ایک خط اعلیٰ حضرت کا قلمی مولوی سید احمد صاحب ناظم حزب الاحناف کے پاس دیکھا جس میں کسی صاحب نے سوال کیا ہے وہ سوال مع جواب جو اعلیٰ حضرت کا لکھا ہوا ہے درج کرتا ہوں ازراہ بندہ نوازی امید ہے کہ حضور میری تسکین خاطر فرمادیں گے اگر جائز ہے توان بدمذہبوں حربی کافروں سے کیوں روپیہ منافع چھوڑا جائے مگر جواب کچھ ایسا پیچیدہ ہے جو ہمارے جیسے طالب علموں کی سمجھ میں نہیں آتا حضور ذرا وضاحت سے لکھئے گا۔

سوال یہ ہے۔ اس ملک میں اہل ہنود سے سود لینا جائز ہے یا نہیں بعض کہتے ہیں کہ نصاریٰ سے بوجہ اہل کتاب ہونے کے بیاج لینا درست ہے۔ جواب۔ سود مطلقاً حرام ہے قال اللہ تعالٰی وحرم الربوا[1]۔ ہاں جو مال غیر مسلم سے کہ نہ ذمی ہو نہ مستامن بغیر اپنی طرف سے کسی غدر و بدعہدی کے ملے اگرچہ عقود فاسدہ کے نام سے اسے اسی نیت سے نہ نیت ربا و غیرہ محرمات سے لینا جائز ہے اگرچہ وہ دینے والا کچھ کہے یا سمجھے کہ اس کے لئے اس کی نیت معتبر ہے نہ دوسرے کی لکل امرئٍ مانوی[2] پھر بھی جس طرح برے کام سے بچنا ضروری ہے برے نام سے بھی بچنا مناسب ہے ایاك ومایسوء الاذن[3] ان تمام احکام میں مشرک و مجوس و کتابی سب برابر ہیں جب کہ نہ ذمی و مستامن ہو نہ غدر کیا جاوے بلکہ یہی شرط کافی ہے کہ ان دونوں کو بھی حاوی ہے واللہ تعالٰی اعلم۔

دوسرا سوال۔ کیا پچاس روپیہ کی بیع بعوض تر ونجہ روپیہ کے کریانہ کے جس میں تانبے سفید کی چونیاں دونیاں اکنیاں اور پیسے سرخ تانبے کے ہوں پانچ چھ ماہ کی میعاد پر کسی ہندو یا مسلمان سے جائز ہے اور اس سے روزانہ آٹھ آنہ یا جو یومیہ مقرر کرلے لے سکتا ہے یا نہیں؟

گزشتہ رمضان شریف میں میں نے تین چار خط مولانا حامد رضا خاں صاحب کی خدمت میں لکھے مگر جواب نہیں آیا پھر مولوی عبدالحفیظ نے حضور کا پتہ دیا کہ خط ان کے نام سے لکھو وہ جواب دیں گے بڑے صاحب گھر میں کم رہتے ہیں۔

الجواب ۔ بے شک اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا مسلک یہی ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے فھذا ھوالحق اور بے شک سود مطلقاً حرام ہے مسلم سے ہو یا ذمی یا حربی دنیا میں کسی سے دارالاسلام میں ہو۔ یا

[1] فیض القدیر جلد ۳ ص ۱۵۱ [2] سورۂ بقرہ آیت ۲۷۵ [3] بخاری جلد اول ص ۲

دارالحرب میں کہیں ہو۔ قال تعالیٰ واحل[1] اللہ البیع وحرم الربوا جیسے بیع صحیح مطلقاً حلال ہے کہیں ہو یوں ہی ربا مطلقاً حرام۔ ہندوستان اگرچہ دارالاسلام ہے مگر یہاں کے کفار سب حربی ہو گئے تو یہاں کے ان حربی کفار سے وہ معاملہ جو درمیان مسلم و مسلم یا مسلم و ذمی سود ہوتا ہے سود نہیں کہ کافر حربی کا مال معصوم نہیں اور ربا نہیں ہوتا مگر مال معصوم میں۔ فبای[2] طریق اخذہ المسلم اخذ مالا مباحا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں لا[3] ربوا بین المسلم والحربی فی دار الحرب۔

دارالحرب کی قید احترازی نہیں وہ اس واقع کے لحاظ سے ہے کہ ایسی صورت اس وقت تھی ہی نہیں کہ دارالاسلام اور کفار حربی جو سود نہیں اسے کوئی سود سمجھے یا کہے تو اس کے سمجھنے یا کہنے سے وہ سود نہ ہو جائے گا جیسے شربت کو کوئی شراب سمجھ کے شراب کہے بکری کو سوئر سمجھ کر سوئر کہے تو اس کہنے اور ایسا سمجھنے سے شراب و سوئر نہ ہو جائیں گے۔ ہاں ایسا سمجھ کر پھر انھیں کھانا پینا جائز نہ ہوگا اور اگر کھا پی لے گا تو گنہ گار ہوگا مگر اس شراب پینے اور سوئر کھانے کا الزام نہ ہوگا کہ درحقیقت اس نے شربت پیا ہے بکری کا گوشت کھایا ہے گنہ گار وہ اپنی اس بدنیت کی وجہ سے ہوا ہے فانما[4] الاعمال بالنیات۔ یہی وجہ ہے وہ جو اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ جہاں غیر مسلم سے کہ نہ ذمی ہو نہ مستامن الخ مگر سائل نے سوال لفظ سود سے کیا تھا اس لئے پہلے یہ ارشاد فرمایا گیا کہ سود مطلقاً حرام ہے" کہ کہیں سائل جو اس صورت کو سود سمجھ رہا ہے یہ نہ سمجھ لے کہ بعض صورت میں سود حلال ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وہو تعالیٰ اعلم۔

الجواب: ۲ جائز ہے قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اذا[5] اختلف الجنسان فبیعوا کیف شئتم۔ فتاویٰ عزیزیہ میں ہے حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں دو روپیہ را فلوس بکنانند در عوض دوازدہ روپیہ فروخت نماید کہ بسبب غیر جنس بودن فلوس حلال می شود۔ قرض بیچنا کوئی میعاد مقرر کرانا اقساط پر ثمن لینا سب حلال ہے اسے سود کردینے میں کوئی دخل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ

۱۔ اکثر مشہور ہے کہ کفار کا روپیہ مار لینے ریل پر بلا ٹکٹ سفر کرنے ڈاکخانہ وغیرہ سے بے جا فائدہ اٹھا لینے میں مواخذہ نہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

۲۔ مسلمان یا کافر سے بمجبوری سود پر روپیہ قرض لیا اور یہ نیت کی کہ اصل ادا کروں گا اور جس طرح بھی ہو سکے گا سود ہرگز نہ دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کیا اس پر اس روپیہ کی گرفت ہے؟

[1] سورۂ بقرہ آیت ۲۷۵ [2] ہدایہ آخرین ص۸۶ [3] ہدایہ آخرین ص۸۶ [4] بخاری جلد اول ص۲ [5] صحیح مسلم جلد دوم ص۲۵

۳۔ مدرسین کو پنشن انعام نہیں ملتی بلکہ انعام کی یہ صورت رکھی ہے کہ بیس روپیہ ماہوار یا اس سے زائد تنخواہ والوں سے ۱ر فی روپیہ وضع کرکے ۱ر فی روپیہ اس کے نام جمع کرتے رہتے ہیں اس صورت میں بیس روپیہ ماہوار والے مدرس کے ۱۲ کے ۱۲ جمع ہوتے رہتے اور پھر اس پر ۲ سیکڑہ سالانہ سود بھی دیا جاتا ہے تو ۱۲ جو اس کی اصل رقم تھی اس کے علاوہ مزید رقم ۱ر اور سود ۲ سیکڑہ سب وصول کرنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔ فقط راقم الحروف خاکسار مرزا علی بیگ قصبہ بہیڑی ضلع بریلی مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۷ء

الجواب۔ ۱۔ حق تو کسی کا مارنا جائز نہیں۔ اور یہاں کفار اگرچہ حربی ہیں مگر بلا ٹکٹ سفر کرنا اپنے کو اہانت کے لئے پیش کرنا ہے اپنی عزت کو خطرہ میں ڈالنا ہے کہ خلاف قانون ہے مستوجب سزا ہوگا۔ لہذا ایسی حرکت سے احتراز لازم جو موجب ذلت و رسوائی ہو۔ ڈاک خانے یا حربی کفار کے کسی بینک سے جو زیادہ ملتا ہے سود نہیں۔ فان الربوا لایجری الا فی المال المعصوم ومال حربی لیس بمعصوم ھکذا فی الھدایۃ وغیرھا من الکتب الفقھیۃ اس کے لے لینے میں کوئی حرج نہیں کہ کافر کا مال بے غدر و بدعہدی اس کی رضا سے مل رہا ہے جو خلاف قانون بھی نہیں واللہ تعالٰی اعلم۔ ۲۔ شرعًا نہیں

۳۔ یہ سود نہیں ہے اسے سود سمجھنا غلطی ہے۔...... ہاں سمجھ کر اخذ کرنا گناہ ہے جیسے شربت کو شراب سمجھ کر پینا اس کی نافہمی شربت کو شراب نہ کردے گی۔ بری نیت سے پینا گناہ ہوگا یونہی جو سود نہیں اسے سود سمجھنے سے وہ سود تو نہ ہوگا مگر بری نیت سے لینے کا گناہ ہوگا واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ۔ از محمد علی خاں موضع گرورہ ڈاک خانہ خان پورہ ضلع بلند شہر۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ مہر کی نالش میں سود لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ حرام حرام حرام ہے مہر کی نالش میں ہو یا کسی اور نالش میں سود حرام قطعی ہے قال تعالٰی[۱] حرم الربوا۔ یہ غلط مشہور ہے کہ بے سود لگائے نالش نہیں ہوتی واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ۔ از مصطفٰے علی خاں۔ بارہ دری

اگر کسی شخص کی جائداد پر قرض ہے سودی لہذا اس کی آمدنی کھانے سے روزہ یا نماز میں فرق تو نہیں آتا ہے ایسی صورت میں نماز روزہ قبول ہوجائے گا اس کے علاوہ اگر کوئی شخص نماز یا روزہ کے لئے کچھ خیرات کرتا ہے اسے آمدنی میں سے تو وہ قبول ہوجائے گی؟

---

[۱] سورۃ بقرہ آیت ۲۷۵

الجواب۔ جس کی جائداد پر سودی قرض ہو تو اس سے اس کی آمدنی کا کھانا پینا حرام نہیں نہ روزہ نماز میں اس سے کوئی فرق ہو نماز روزہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمانے والا ہے اس آمدنی سے خیرات بھی جائز ہے مگر جب کہ اس پر قرض ہے تو قرض کا ادا کرنا واجب ہے اور خیرات دینا نفل ہے واجب کو چھوڑ کر نفل کرنا عاقل کا کام نہیں پہلے واجب قرض ادا کریں پھر نفل کام کرے قبول کا مالک اللہ ہے مگر جب تک قرض ذمہ پر ہوتا ہے واجب سے عہدہ برآ نہیں ہوتا اس وقت تک قبول نفل موقوف رہتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ از حبیب احمد رضوی قادری پیلی بھیتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

مسلمان آڑھت کی دوکان کھولنا چاہتے ہیں جس میں مال لانے والوں کو روپیہ پیشگی دیا جاتا ہے

جب مال ان کا فروخت ہوتا ہے تو وہ روپیہ وصول ہوتا ہے ہندو آڑھتی روپیہ پیسہ سود لے لیتے ہیں مسلمان سود نہیں لے سکتے ایسی حالت میں مسلمان کس طرح منافع لیں جو سود نہ ہو اور اگر منافع نہیں لیتے ہیں تو نقصان ہوتا ہے لہذا ایسی صورت بتائی جائے کہ منافع بھی مل جائے اور سود بھی نہ ہو۔ فقط بینوا توجروا

الجواب۔ کسی مسلمان کو یا کافر ذمی کو قرض دے کر اس پر کوئی نفع لینا سود ہے مسلمان یا اس کافر سے جو ذمی ہو اور اب ذمی یہاں کہاں؟ قرض پر نفع ہرگز نہ لیا جائے۔ کافر حربی سے لیا جائے تو سود نہ ہوگا لان مالہ غیر معصوم فبای طریق اخذہ المسلم اخذ مالا مباحا کما فی الھدایۃ وغیرھا مسلمان اپنا مال اس کی دوکان پر پہنچنے کے لئے آئے تو یا تو اس سے دوکان کا کرایہ طے کرے کہ جتنے دن تم مال یہاں رکھوگے فی روز اتنا کرایہ دینا ہوگا یا اپنا حق محنت ٹھہرا لے کہ ہم تمہارا مال فروخت کر دیں گے ہمیں نفع میں شریک کرلو فی روپیہ اتنا مثلاً سو روپے کو جو مال فروخت کر دینا طے ہو اس میں پچیس روپے یا پچیس آنے یا پیسے جو طے کرلئے جائیں وہ اس مضارب کے ہوں گے ھذا ما عندی والعلم بالحق عند ربی وھو تعالیٰ اعلم۔